مقدمہ: وصیت نامہ امام خمینیؒ

بسم الله الرحمن الرحيم

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: انى تبارک فيكم الثقلين كتاب الله وعترتى اهل بيتى فإنّهما لن يفترقاحتى يردا على الحوض۔

الحمد لله وسبحانک اللهم صل على محمد وآله مظاهر جمالک وجلالک وخزائن اسرار كتابک الذى تجلى فيه الاحديه بجميع اسمائک حتى المستائثر منها الذى لا يعلمه غيرک واللعن على ضالميهم اصل الشجرة الخبيثة۔ وبعد

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ یہاں ''ثقلین'' قرآن اور اہل بیتؑ) کے بارے میں بطور مختصر کچھ تذکرہ کردوں، البتہ ان کے عرفانی،معنوی اور غیبی مقامات کے اعتبار سے نہیں، کیونکہ مجھ جیسے کا قلم اس مرتبہ میں جسارت کرنے سے عاجز ہے جس کا عرفان تمام دائرہ وجود، ملک سے ملکوت اعلیٰ تک اور وہاں سے لاہوت تک پھیلا ہوا ہے اور جو ہماری اور تمہاری سمجھ میں نہ آسکے گا۔ اگر محال نہ کہیں تو سخت اور طاقت تحمل سے مافوق ضرور ہے۔ اور نہ ہی ثقل اکبر اور ثقل کبیر، جو ثقل اکبر یعنی اکبر مطلق کے سوا ہر چیز سے اکبر ہے۔ کے عظیم رتبہ مقام کی حقیقتوں کے ادراک سے مہجور ومحروم ہوجانے سے جو بشیرت پر گزری ہے اس کا ذکر مقصود ہے، نہ ہی جو جوان دونوں ''ثقلین'' پر خدا کے دشمنوں اور بازی گر طاغوتوں کے ہاتھوں گزری ہے ان سب کو بیان کرنا مقصود ہے ، کیونکہ ان کا احصار مجھ جیسے انسان کے لئے ،معلومات کی کمی اور وقت کی محدودیت کے پیش نظر ممکن نہیں------!

لہٰذا میں نے یہ مناسب سمجھا کہ جو کچھ ان ''دوگراں بہا'' چیزوں پر گزری ہے ان کی طرف بہت ہی اختصار کے ساتھ ایک ہلکا سا اشارہ کردوں۔

شاید (رسول خداؐ کا یہ جملہ) "لن یفترقاحتی یردا علی الحوض" اس نکتہ کی طرف اشارہ ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس وجود کے (نظروں سے پنہاں ہوجانے کے) بعد جو کچھ بھی ان دونوں (قرآن وعترت) میں سے کسی ایک پر گزری ہے وہ دوسرے پر بھی گزری ہے۔

ایک کی تنہائی ومجبوریت، دوسرے کی تنہائی ومجبوریت ہے۔

یہاں تک کہ یہ دونوں مجبور ''حوض'' کے پاس رسول خداؐ سے ملاقات کریں۔

(اس ''حوض'' سے کیا مراد ہے؟)

آیا یہ ''حوض'' وحدت سے کثرت کے وصل کا مقام ہے اور سمندر میں قطروں کے ضم ہوجانے کی جگہ ہے یا کوئی اور چیز جہاں تک بشری عقل وعرفان کی رسائی نہیں ہے؟!

اتنا ضرور کہنا چاہئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان دو امانتوں پر طاغوتی طاقتوں نے جو ستم ڈھائے ہیں وہ (درحقیقت) امت مسلمہ بلکہ عالم بشریت پر ظلم ہے جنہیں بیان کرنے سے قلم عاجز ہے۔

یہاں یہ نکتہ بھی بیان کردینا ضروری ہے کہ حدیث ثقلین تمام مسلمانوں کے درمیان (بطور) متواتر (نقل ہوئی) ہے اور اہل سنت کی کی کتابوں صحاح ستہ سے لے کر ان کی دیگر کتابوں تک میں مختلف لفظوں میں اور متعدد مقامات پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور متواتر نقل ہوئی ہے۔ اور یہ حدیث شریف، تمام انسانوں، خاص طور سے مختلف مسالک ومذاہب کے (پیرو) مسلمانوں پر قاطع حجت ہے اور تمام مسلمانوں کو کہ جن پر حجت تمام ہوچکی ہے اس (حدیث) ثقلین) کا جواب دہ ہونا چاہیے۔

اور اگر ناواقف جاہلوں کے لئے عذر (کی گنجائش باقی بھی) ہوتو مذاہب کے علماء کے لئے (قطعی کوئی گنجائش) نہیں ہے۔

آیئے اب یہ دیکھیں کہ اس الٰہی امانت، خدا کی کتاب اور پیغمبر اسلامؐ کے ترکہ پر

کیا گزری ہے؟

وہ افسوسناک مسائل جن پر خون کے آنسو رونے چاہئیں حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد شروع ہوئے۔

خود غرضوں اور طاغوتیوں نے قرآن کریم کو قرآن دشمن حکومتوں کے لیے ذریعہ ووسیلہ بنالیا۔

اور قرآن کے حقیقی مفسروں اور اس کے حقائق سے باخبر ہستیوں کو جنہوں نے پورا قرآن، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا تھا اور انّی تارک فیکم الثقلین کی آواز جن کے کانوں میں گونج رہی تھی، مختلف بہانوں اور پہلے سے تیار شدہ سازشوں کے ذریعہ پس پشت ڈال دیا اور درحقیقت قرآن کے ذریعہ قرآن کو جو حوض تک پہنچنے کے لیے مادی و معنوی زندگی کا عظیم ترین دستور تھا، اور ہے، میدان سے دور کردیا۔ اور حکومت عدل الٰہی جو اس مقدس کتاب کا ایک اہم مقصد تھا اور ہے اس پر خط بطلان کھینچ دیا۔ دین خدا اور الٰہی کتاب وسنت سے انحراف کی بنیاد ڈال دی اور معاملہ اس حد کو پہنچ گیا جس کو بیان کرتے ہوئے قلم کو شرم آتی ہے۔

اور یہ ٹیڑھی بنیاد جیسے جیسے آگے بڑھی، اس کے انحرافات اور کجیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ وہ قرآن کریم جس نے سارے عالم کے رشد وارتقا اور تمام مسلمانوں بلکہ پورے خاندان بشریت کو ایک نقطہ پر جمع کرنے کے لیے '' مقام شامخ احدیت سے ''کشف تام محمدیؐ'' تک تنزل کیا تھا تا کہ بشریت کو اس درجہ تک پہنچائے جہاں تک اسے پہنچنا چاہئے اور اس '' ولیدہ علم الاسماء'' کو شیطانوں اور طاغوتوں کے شر سے آزاد کرے۔ دنیا کو عدل وقسط سے معمور کرے اور حکومت کو معصوم اولیاء اللہ علیہم صلوات الاولین والآخرین کے سپرد کردے تا کہ وہ لوگ انسانیت کے مصالح کو پیش نظر رکھتے ہوئے جسے چاہیں سونپ دیں۔

ان طاغوتوں نے اس (قرآن) کو اس طرح میدان عمل سے دور کردیا کہ گویا ہدایت ورہنمائی سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔

اور یہ معاملہ یہاں تک پہنچا کہ قرآن کو ظالم وستمگر حکومتوں اور طاغوتوں سے بھی بدتر، خبیث ملاؤں کے ہاتھوں، ظلم وستم اور فساد قائم کرنے اور ستمگروں نیز حق تعالیٰ کے دشمنوں (کی بد اعمالیوں) کی توجیہ کا ذریعہ بنالیا گیا۔

اور افسوس صد افسوس! اس سرنوشت ساز کتاب قرآن کا رول سازشی دشمنوں اور جاہل دوستوں کے ہاتھوں، قبرستانوں اور مردوں کی فاتحہ کی مجلسوں میں محدود ہوگیا تھا اور (آج بھی یہی حال) ہے۔ جس کتاب کو مسلمین و بشریت کے اتحاد کا ذریعہ اور کتاب زندگی ہونا چاہئے تھا وہ اختلاف وتفرقہ کا وسیلہ بن گئی اور یا پھر بالکل میدان عمل سے اور ہی دور ہوگئی۔

چنانچہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ اگر کوئی شخص اسلامی حکومت کی بات بھی کرتا تھا اور سیاست جو اسلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہم رول ہے اور قرآن وسنت اس سے لبریز ہے اگر کوئی اس کا نام بھی زبان پر لاتا تھا تو گویا وہ عظیم ترین گناہ کا مرتکب ہوگیا ہے اور ''سیاسی مولوی'' کا لفظ ''لادین مولوی'' کے مترادف ہوگیا تھا۔

اور آج بھی یہی کیفیت ہے۔

آج کل بڑی شیطانی طاقتیں، اسلامی تعلیمات سے دور اور منحرف حکومتوں کے ذریعہ جو اسلام سے وابستہ ہونے کی جھوٹی دعویدار بھی ہیں، قرآن کو مٹانے اور بڑی طاقتوں کے شیطانی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قرآن کو خوبصورت تحریروں میں چھاپ کر اطراف واکناف میں بھیج رہی ہیں اور اس شیطانی حیلہ کی آڑ میں قرآن کو میدان عمل سے نکال باہر کررہی ہیں۔

ہم سب نے اس قرآن کو دیکھا ہے جسے محمد رضاخاں پہلوی نے چھاپ کر کچھ لوگوں کو اپنے جال میں پھانس لیا اور اسلامی مقاصد سے بے خبر کچھ ملا اس کے مداح بھی (ہوگئے) تھے۔

اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ملک فہد ہر سال عوام کی بے کراں دولت سے ایک بڑی رقم قرآن کریم چھاپنے اور قرآن مخالف مذاہب کے پروپگنڈے پر خرچ کررہا ہے۔ سراسر بے

بنیاد اور خرافاتی مذہب وہابیت کو پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ غافل عوام اور قوموں کو بڑی طاقتوں (کی غلامی) کی جانب موڑ رہا ہے قرآن اور اسلام کو مٹانے کے لیے اسلام عزیز اور قرآن کریم کو (ناجائز طور پر) استعمال کر رہا ہے۔

ہمیں اور سرتاپا، اسلام وقرآن کی وفادار قوم کو فخر ہے کہ وہ اس مذہب کی پیرو ہے جو تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے درمیان اتحاد کے پیغام سے معمور قرآنی حقائق کو قبرستانوں سے نجات دلا کر ایسے عظیم ترین نسخہ نجات کے عنوان سے پیش کرنا چاہتا ہے جو انسان کو ان تمام زنجیروں اور بندشوں سے آزادی دلا سکتا ہے جن میں اس کے قلب وعقل اور ہاتھ پیر جکڑے ہوئے ہیں اور اسے فنا ونیستی، نیز طاغوتیوں کی غلامی وبندگی کی طرف کھینچ رہی ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہم اس مذہب کے پیرو ہیں جس کی بنیاد خدا کے حکم سے رسول خداؐ نے ڈالی ہے اور انسانوں کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرانے کی ذمہ داری ہر قسم کی قید و بند سے آزاد (خدا کے) بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو سونپی گئی ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ "نہج البلاغہ" جو قرآن کے بعد مادی ومعنوی زندگی کا عظیم ترین دستور اور انسانوں کو آزادی بخشنے والی اعلیٰ ترین کتاب ہے۔ اور اس کے حکومتی اور معنوی احکام وفرامین بہترین راہ نجات ہیں ہمارے معصوم امامؑ سے تعلق رکھتی ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ ائمہ معصومینؑ، علی ابن ابی طالبؑ سے منجی بشریت حضرت مہدی صاحب زمان علیہم آلاف التحیات والسلام تک جو خدائے قادر کی قدرت وتوانائی سے زندہ اور تمام امور کے نگراں ہیں ہمارے امامؑ ہیں۔

ہم کو فخر ہے کہ حیات بخش دعائیں جنہیں "قرآن صاعد" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ہمارے ائمہ معصومین کی تعلیم کردہ ہیں۔

ہمیں ناز ہے کہ ائمہؑ کی مناجات شعبانیہ، حسین ابن علی علیہ السلام کی دعائے عرفات، زبور آل محمد صحیفہ سجادیہ" اور زہرائے مرضیہ پر خدا کی جانب سے الہام شدہ کتاب

''صحیفہ فاطمیہ'' ہم سے تعلق رکھتی ہے۔

ہمیں افتخار ہے کہ باقر العلوم (امام محمد باقرؑ) جو تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں اور ان کے مقام ومنزلت کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے سوا نہ کوئی درک کرسکا ہے اور نہ ہی درک کرسکتا ہے، ہمارے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہمارا مذہب جعفری ہے اور ہماری فقہ جو ایک بیکراں سمندر ہے اس مذہب کے آثار میں سے ایک ہے۔

ہمیں اپنے تمام معصوم ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین پر فخر ہے اور ہم ان کی اطاعت کا عہد کیے ہوئے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہم نے دین اسلام کی سربلندی اور قرآن کریم کو جس کا ایک پہلو عدل وانصاف پر مبنی حکومت کی تشکیل ہے جامعہ عمل پہنانے کی راہ میں قید اور جلاوطنی میں زندگی گزاری اور آخر کار اپنے زمانہ کی ظالم وجابر طاغوتی حکومتوں کو نابود کرنے کی راہ میں شہید ہوگئے۔

اور آج ہمیں فخر ہے کہ ہم قرآن وسنت کے مقاصد کو پورا کرنا چاہتے ہیں اور ہماری قوم کے مختلف طبقے اس عظیم اور تقدیر ساز راہ میں سروتن کی پرواہ کیے بغیر جان ومال اور اپنے عزیزوں کا نذرانہ بارگاہ خدا میں پیش کررہے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہماری خواتین چاہے وہ بوڑھی ہوں یا جوان ۔ چھوٹی ہوں یا بڑی ، سب کی سب ،عسکری ، معاشی اور ثقافتی میدانوں میں حاضر ہیں اور مردوں کے شانہ بشانہ یا ان سے بہتر طریقہ سے قرآن کریم کے مقاصد اور اسلام کی سربلندی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

جن خواتین میں جنگ کرنے کی توانائی ہے وہ اسلام اور اسلامی ملک کے دفاع کی خاطر جوا ہم واجبات میں شمار ہوتا ہے فوجی تربیت حاصل کرنے میں مشغول ہیں اور ان محرومیوں سے جو دشمنوں کی سازش اور اسلام وقرآن کے احکام سے دوستوں کی ناواقفیت کے

سبب ان پر بلکہ اسلام اور مسلمانوں پر زبردستی لاد دی گئی تھی، نہایت شجاعت اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنے کو آزاد کرالیا ہے اور ان خرافات کے حصار سے خارج ہوگئی ہیں جنہیں دشمنوں نے اپنے مفادات کی خاطر نادانوں اور مسلمانوں کے مفادات سے بے خبر بعض ملاؤں کے ذریعہ ایجاد کیا تھا۔اور جن میں جنگ کرنے کی توانائی نہیں ہے وہ محاذ کے پیچھے اتنی قیمتی خدمات میں مشغول ہیں جو ملت کے دل میں شوق ووجد کی لہر پیدا کردیتی ہیں اور دشمنوں نیز دشمنوں سے بدتر جاہلوں کے دلوں کو غیض وغضب سے دہلا دیتی ہیں۔

ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ عظیم المرتبت خواتین، حضرت زینب علیہا السلام کے انداز میں اعلان کررہی ہیں کہ:

ہم اپنی اولاد قربان کر چکے ہیں ۔ خدا اور اسلام عزیز کی سربلندی کی راہ میں اپنا سب کچھ لٹا چکے ہیں اور ہمیں اس پر فخر ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم نے (ان قربانیوں کے بدلہ میں) جو کچھ حاصل کیا ہے وہ جنات نعیم سے بھی بدتر ہے۔ پھر اس دنیا کی ناچیز متاع کی کیا حقیقت ہے۔

ہماری قوم بلکہ تمام اسلامی قوموں اور مستضعفین عالم کو فخر ہے کہ ان کے دشمن جو خدائے بزرگ، قرآن کریم اور اسلام عزیز کے دشمن ہیں ایسے درندے ہیں جو اپنے منحوس اور مجرمانہ مقاصد کی تکمیل کی خاطر کسی قسم کے بھی جرائم وخیانت سے عار محسوس نہیں کرتے اور اپنی پست خواہشات کے حصول اور اقتدار کی گدی تک پہنچنے کی رہ میں دوست ودشمن میں تمیز نہیں کرتے۔ اور ان دشمنوں کا سرغنہ امریکہ ہے۔ جس کی گھٹی میں دہشت گردی شامل ہے۔ اس حکومت نے پوری دنیا میں آگ لگا رکھی ہے اور اس کی حلیف وہ عالمی صہیونیت ہے جو اپنے حریصانہ مقاصد کی تکمیل کی خاطر ایسے ایسے جرائم کی مرتکب ہوئی ہے جنہیں قلم لکھنے اور زبان بیان کرنے سے شرم محسوس کرتی ہے۔ ''عظیم اسرائیل'' کا احمقانہ خیال اسے ہر قسم کے جرم وخیانت کی طرف کھینچتا ہے۔

اسلامی قوموں اور مستضعفین عالم کو فخر ہے کہ ان کے دشمن چھیری لگانے والا جرائم

پیشہ، اردن، کا (حکمراں) حسین اور جرائم پیشہ اسرائیل کے ہم نوالہ وہم پیالہ حسن وحسنی مبارک ہیں جو امریکہ واسرائیل کی خدمت کی راہ میں اپنی قوموں سے ہر طرح کی خیانت کرنے پر کمر بستہ ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہمارا دشمن صدام عفلقی ہے جسے دوست ودشمن سبھی ایک جرائم پیشہ اور بین الاقوامی قوانین اور انسانی اور حقوق کا دشمن جانتے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ عراق کی مظلوم قوم اور خلیج کی ریاستوں سے اس کی خیانت، ایرانی قوم کے ساتھ اس کی خیانت سے کم درجہ نہیں رکھتی۔

ہمیں اور دنیا کی مظلوم قوموں کو فخر ہے کہ عالمی پروپگنڈہ مشنریاں اور ذرائع ابلاغ ہم پر اور دنیا کے تمام مظلوموں پر اس جرم وخیانت کا الزام لگاتے ہیں جن کا انھیں جرائم پیشہ بڑی طاقتوں کی طرف سے حکم ملتا ہے۔

اس سے بڑھ کر فخر کی بات اور کیا ہوگی کہ امریکہ اپنے تمام دعووں اتنے سارے جنگی سازوسامان، اپنی اتنی ساری غلام ووابستہ حکومتوں، پسماندہ مظلوم قوموں کی بیکراں دولتوں پر قبضہ جمائے رہنے اور تمام ذرائع ابلاغ پر کنٹرول رکھنے کے باوجود حضرت بقیۃ اللہ (امام مہدی) ارواحنا المقدمۃ الفداء کے ملک اور ایران کی غیور قوم کے مقابلہ میں اس قدر عاجز اور ذلیل ورسوا ہو چکا ہے کہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کس کو سہارا بنائے جس کی طرف رخ کرتا ہے، منفی جواب ملتا ہے اور یہ سب کچھ حضرت باری تعالیٰ جلت عظمتہ کی غیبی نصرت ومدد کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ جس نے قوموں کو خاص طور سے اسلامی ایران کی قوم کو بیدار کر کے "ستم شاہی" کی ظلمتوں سے نور اسلام کی طرف ہدایت فرمائی ہے۔

میں اب شریف ومظلوم قوموں اور ایران کی عزیز ملت کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ پورے عزم وثبات قدم کے ساتھ اس الٰہی صراط مستقیم پر ڈٹے رہیں جو نہ ملحد مشرق سے وابستہ ہے اور نہ کافر وستمگر مغرب سے۔ بلکہ یہ وہ راستہ ہے جسے خداوند عالم نے انہیں عطا کیا ہے

اور ایک لحظہ کے لئے بھی اس نعمت کا شکرانہ بجالانے سے غفلت نہ برتیں اور بڑی طاقتوں کے ایجنٹوں کے ناپاک ہاتھ، چاہے وہ بیرونی ایجنٹ ہوں یا ان سے بدتر داخلی ایجنٹ۔ ان کی پاک (اور خالص) نیت میں تزلزل اور آہنی ارادہ میں رخنہ پیدا نہ کرنے پائیں اور جان لیں کہ دنیا کے ذرائع ابلاغ اور مشرق ومغرب کی شیطانی طاقتیں جس قدر لاف وگزارف کررہی ہیں وہ ان کی الٰہی طاقت وقدرت کی دلیل ہے اور خداوند عالم ان (مجرموں) کو اس عالم میں بھی سزا دے گا اور دوسرے تمام عالموں میں بھی۔ انہ ولی النعم وبیدہ ملکوت کل شئی۔

میں پوری عاجزی اور تواضع سے مسلمان قوموں سے درخواست کرتا ہوں کہ ائمہ اور عالم بشریت کے ان عظیم رہنماؤں کی عسکری، معاشی، اجتماعی اور سیاسی ثقافت کی شائستہ طور پر جان ودل سے اپنی اور اپنے عزیزوں کی جانیں قربان کرکے پیروی کریں۔

منجملہ ان کے فقہ سنتی (یعنی مروجہ فقہ) ہے، جو دبستان رسالت و امامت کی ترجمان اور قوموں کی عظمت وترقی کی ضامن ہے۔ چاہے وہ اس کے احکام اولیہ ہوں یا احکام ثانویہ، کیونکہ یہ دونوں ہی اسلامی فقہ کے دبستان سے ہیں۔ مسلمان اس سے ذرہ برابر منحرف نہ ہوں اور حق ومذہب کے دشمن خناسوں کے وسوسوں پر کان نہ دھریں اور یہ جان لیں کہ اس فقہ سے ایک گام انحراف بھی مذہب، اسلامی احکام اور الٰہی حکومت عدل کے سقوط کا مقدمہ ہے۔

منجملہ ان کے نماز جمعہ وجماعت ہے جو نماز کے سیاسی پہلو کو اجاگر کرتی ہے اس کی طرف سے ہرگز غفلت نہ برتیں۔ کیونکہ یہ نماز جمعہ جمہوری اسلامی ایران پر حق تعالیٰ کی عظیم ترین عنایتوں میں سے ایک ہے۔

منجملہ ان کے ائمہ اطہارؑ اور خاص طور سے مظلوموں کے سید وسردار، شہیدوں کے سرور وسالار، حضرت ابی عبد اللہ الحسینؑ کی عزاداری ہے۔ خدا، اس کے انبیاء اس کے ملائکہ اور صلحاء کی بے پایاں صلوٰۃ ہو آپ کی حماسہ آفرین روح پر۔ اس عزاداری کی طرف سے کبھی بھی غافل نہ ہوں اور یاد رکھیں کہ اسلام کے اس عظیم تاریخی حماسہ کو زندہ رکھنے اور اس کی یاد منانے کے

سلسلہ میں ائمہ علیہم السلام کے جتنے بھی احکام وفرامین ہیں اور اہل بیتؑ پر ظلم وستم کرنے والوں کے سلسلہ میں جتنی بھی لعن ونفرین ہے یہ سب کچھ ابتدائے تاریخ سے قیامت تک کے ظالم وستمگر سرغناؤں کے خلاف قوموں کی شجاعانہ آواز وفریاد ہے اور آپ جانتے ہیں کہ بنی امیہ (لعنت اللہ علیہم) کے ظلم وستم کے خلاف فریاد اور ان پر لعن ونفرین ۔ اگرچہ وہ خود جہنم واصل ہوچکے ہیں اور ان کی نسل منقطع ہوچکی ہے ۔ یہ درحقیقت دنیا کے تمام ظالموں کے خلاف آواز ہے اور اس ستم شکن فریاد کو زندہ رکھنے کا وسیلہ ہے۔

ضروری ہے کہ ائمہ حق علیہم سلام اللہ کے نوحوں ، مرثیوں اور مدحیہ اشعار (قصیدوں) میں ہر جگہ اور ہر دور کے ظالموں کے مظالم اور ان کے دلخراش جرائم کا موثر طور پر ذخرہ کیا جائے۔ اور ہمارا یہ دور جو امریکہ ، روس اور ان کے تمام گماشتوں، منجملہ ان کے حرم بزرگ الٰہی سے خیانت کرنے والے آل سعود (لعنت اللہ وملائکتہ ورسلہ علیہم) کے ہاتھوں عالم اسلام کی مظلومیت کا دور ہے (ان کے مظالم) موثر طور پر یاددلائے جائیں اور ان پر لعن ونفرین کی جائے۔ اور ہم سب کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ چیز جو مسلمانوں کے درمیان اتحاد ووحدت کا ذریعہ ہے یہی سیاسی مراسم ہیں جو تمام مسلمانوں اور خاص طور سے ائمہ اثنا عشر علیہم صلوات اللہ وسلم کے شیعوں کی ملّیت کے حافظ ہیں ۔

یہاں یہ یاد دہانی بھی ضروری ہے کہ میری یہ الٰہی وسیاسی وصیت صرف ایران کی عظیم الشان قوم ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ وصیت تمام اسلامی قوموں اور دنیا کے مظلوموں کے لئے ہے چاہے وہ جس مذہب وملت سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔

خداوند عزوجل سے عاجزانہ دعا کرتا ہوں کہ ایک لحظہ کے لئے بھی ہمیں اور ہماری قوم کو اپنے حال پر (تنہا) نہ چھوڑے اور فرزندان اسلام نیز مجاہدین عزیز کو ایک لحظہ کے لیے بھی اپنی غیبی عنایتوں سے محروم نہ فرمائے۔

روح اللہ الموسوی الخمینی